جلسہ سالانہ جرمنی کا کامیاب انعقاد، انتظامیہ اور کارکنان کو زرّیں نصائح

نیز شامل ہونے والے مہمانوں کے تاثرات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 ستمبر 2023ء بمقام مسجد بیت السبوح، فرانکفرٹ، جرمنی

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ گزشتہ ہفتہ کامیابی سے منعقد ہوا۔ سب سے پہلے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے ہمیں ایک وقفہ کے بعد وسیع پیمانے پر عام حالات کے مطابق جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

انتظامیہ اور شاملین جلسہ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ کارکنوں کو بھی شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ اس وسیع انتظام میں بہت سی جگہوں پر کمیاں رہ گئی ہوں گی بعض مہمانوں کو بھی تکلیف برداشت کرنی پڑی لیکن چونکہ دینی مقصد کے لیے آئے تھے اس لیے انہوں نے کوئی شکایت نہیں کی لیکن مجھے پتا چلا کہ بعض انتظامات صحیح نہیں تھے۔

کارکنوں نے تو بہت محنت سے اپنے فرائض انجام دیے۔ جہاں اُن کی یا شعبہ میں کوئی کمزوری ظاہر ہوئی تو وہ اُن کے افسران کی طرف سے غلط ہدایات کی وجہ سے ہوئی۔ جہاں مہمانوں کو تکلیف پہنچی وہاں افسران ذمہ دار ہیں۔ استغفار کرنا چاہیے اور آئندہ کے لیے سُرخ کتاب میں لکھ کر اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

لفٹ کام نہیں کر رہی تھیں، غسل خانوں کی بہت کمی تھی، پانی کا انتظام صحیح نہیں تھا۔ سیکیورٹی والے بلاوجہ روکیں ڈالتے رہے، ٹرانسلیشن میں بھی دقت کا سامنا ہوا۔ آواز کا مسئلہ بھی رہا۔ بعض مہمانوں نے شکوہ کیا کہ ہم خطبہ نہیں سن سکے۔ جلسے کے دوران بھی میں انتظامیہ کو توجہ دلاتا رہا۔ افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور آواز کے شعبہ کے انچارج اس کے ذمہ دار ہیں۔ لوگ یہاں جلسہ سننے آتے ہیں اگر سُنانے کا انتظام صحیح نہیں تو پھر جلسہ کا فائدہ کیا ہے۔ باقی انتظامات میں کمیاں برداشت ہو جاتی ہیں لیکن جلسہ سُننے کے انتظامات میں کوئی کمی برداشت نہیں ہو سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ کوئی میلہ نہیں ہے کہ جہاں لوگ جمع ہو جائیں۔ آواز نہ آنے کی وجہ سے بعض جگہ پیچھے میلے والا حال تھا۔ میرے اندازے کے مطابق کم از کم سات آٹھ ہزار افراد ایسے ہوں گے جنہوں نے جلسہ صحیح نہیں سنا۔ انتظامیہ لوگوں کو ذمہ دار قرار دیتی ہے۔ اگر لوگ باتیں کر رہے تھے تو تربیت کی کمی ہے اور مشنری انچارج اور مربیان اس کے ذمہ دار ہیں کہ کیوں سارا سال تربیت نہیں کرتے۔ لوگوں کو الزام نہ دیں۔ احمدی کو توجہ دلائی جائے تو عموماً مثبت ردعمل دکھاتا ہے۔ اس مرتبہ عورتوں میں مردوں کی نسبت بہتر ڈسپلن تھا۔ مردوں کے شعبہ تربیت کو اپنی فکر کرنی چاہیے۔

ترقی کرنے والی قومیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں تبھی کامیاب ہوتی ہیں۔ سب اچھا ہے کہہ کر ترقی کے راستے بند نہ کریں اور نہ اس میں شرم کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ شعبہ جات کے افسران کو اپنی اصلاح کی توفیق دے۔ ان سب کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اُس نے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائی اور جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں نے عموماً بڑا اچھا اثر لیا ہے۔ مہمانوں نے غیر معمولی تاثرات دیے۔ جماعت جرمنی کو اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے اس جلسہ کی وجہ سے لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضور انور نے مہمانوں کے تاثرات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ بلغاریہ کی ایک عیسائی خاتون ویرونیکا صاحبہ جو وکیل اور پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں کہتی ہیں کہ ایسا بہترین جلسہ منعقد کیا گیا کہ کسی چہرے پر گھبراہٹ اور پریشانی نہیں دیکھی۔ مجھے اس تقریب نے رُوحانی طور پر بحال کیا۔ بلغاریہ کی ایک اور عیسائی خاتون نتالیہ کہتی ہیں کہ یہ جلسہ میرے ذہن میں نقش رہے گا۔ پہلی بار ہزاروں مسلمانوں کو ایک ساتھ عبادت کرتے دیکھا۔ تمام لوگ مسرت کے ساتھ پیش آئے۔ خلیفہ وقت کی تقریر بہت متاثر کن تھی۔

مقدونیہ کی ایک عیسائی صحافی کہتی ہیں کہ جلسے کی تنظیم بہت اعلیٰ سطح پر تھی۔ میرے لیے بڑا اعزاز ہے کہ میں ایک ایسے جلسے میں شامل ہوئی جس میں مختلف مذاہب اور قوموں کے لوگ شامل تھے۔ مقدونیہ ہی کے ایک اور صحافی کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کے مختلف موضوعات پر خطابات نے مجھے بہت متاثر کیا۔ بہت سے احمدی مسلمانوں سے بات کرنے کا موقع ملا۔ بڑی محبت اور مسکراہٹ سے بات کرتے تھے۔ محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کا عملی نمونہ دیکھا اور اسی موٹو سے دنیا میں امن ہو سکتا ہے۔

سلواکیہ کی ایک خاتون ٹیچر مارٹینا صاحبہ کہتی ہیں کہ مہمان نوازی کا ایسا نمونہ کبھی نہیں دیکھا۔ بیعت اور نماز کے دوران اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکی۔ سلواکیہ کے ایک اور مہمان کہتے ہیں کہ جلسے سے قبل اسلام کے بارے میں کچھ پتا نہیں تھا۔ جلسے میں شامل ہو کر مجھے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا علم ہوا۔ احمدیوں نے بڑے لگن اور جوش

سے مہمانوں کی خدمت کی۔ سلواکیہ کے ایک اور مہمان کہتے ہیں کہ مجھے احمدیوں کے اخلاق اور مہمان نوازی نے بہت متاثر کیا ہے۔ احمدی اپنے مذہب پر عمل کرنے والے ہیں۔ البانیہ کے ایک مہمان پروفیسر ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ بہت عظیم الشان تھا۔ اس جلسہ میں دیکھا کہ خلافت ہی آپ کے اتحاد کی وجہ ہے۔

بوسنیا سے تاریخ کے پروفیسر حارث صاحب کہتے ہیں کہ جلسے میں ہر چیز کی منصوبہ بندی تھی۔ بہت اچھا انتظام تھا۔ خلیفہ وقت کی پہلی تقریر سے میرا ذہن صاف ہو گیا تھا۔ اُن سے ملاقات نے میرے ذہن پر بہت مثبت اثر چھوڑا اور مجھے انتہائی سکون ملا۔ بوسنیا سے ریڈ کراس کی سیکریٹری اندرا حیدر صاحبہ کہتی ہیں کہ خلیفہ وقت سے ملاقات بڑی پر مسرت رہی۔ خلافت نے دنیا بھر کے احمدیوں کو ایک لڑی میں پرویا ہوا ہے۔ مجھے مسلمان ہونے پر فخر محسوس ہوا۔

جارجیا کی ایک خاتون کہتی ہیں کہ پہلی بار جلسہ دیکھنے کو ملا۔ چھوٹے بڑے جانفشانی سے کام کر رہے تھے۔ عالمی بیعت کو دیکھ کر جذبات پر کنٹرول کرنا مشکل تھا۔ جماعت کے خلیفہ نے قلمی جہاد کا تصور ہمارے سامنے رکھا جس کی سو فیصد تصدیق کرتی ہوں۔ میرا پختہ یقین ہے کہ دنیا مستقبل میں اسلام کے بارے میں غور و فکر کرے گی اور اس کے ذریعہ خدا کو پہچاننے والے بنیں گے۔

جارجیا کے ایک سنی سکالر کہتے ہیں کہ عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کیا، مدینہ منورہ میں رہا۔ سُنا تھا کہ احمدی ہمیں کافر کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ مختلف ہے۔ جلسے میں جماعت کو قریب سے دیکھا، خلیفہ کے خطابات کو غور سے سُنا آپ لوگوں کو کافر کہنا غلط ہے۔ جلسے کے تین دنوں میں میرے تمام سوالوں کے جوابات ملے۔

کوسووو سے آنے والے ایجوکیشن ڈائریکٹر کہتے ہیں کہ جلسہ کے دنوں میں خطابات سنے جو میرے ذہن پر نقش رہیں گے۔ مہمان نوازی کا تجربہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ رہے گا۔ کوسوو کے مئیر کہتے ہیں کہ اس غیر معمولی جلسہ میں اتحاد اور بھائی چارے کے مناظر نے میرے ذہن پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ خلیفہ وقت کی تقریر متاثر کن تھی۔ مہمان نوازی حیرت انگیز تھی۔

کیمرون کے ایک چیف امام صاحب کہتے ہیں کہ پہلی مرتبہ اتنے بڑے پروگرام میں شامل ہوا ہوں۔ حیرانی کی بات ہے کہ مختلف رنگوں کے لوگ ایک فیملی کی طرح ملے۔ امام جماعت کے خطابات پُر حکمت اور اسلامی تعلیمات کے عکاس تھے۔ اگر ہم اس پر عمل کریں تو زندگی جنت بن جائے۔

لتھوانیا کی ایک خاتون ہیں جنہوں نے رضاکارانہ طور پر اسلامی اصول کی فلاسفی کا لتھوانین زبان میں ترجمہ کیا ہے کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ نے مجھے شاندار موقع دیا کہ جماعت کو پرکھ سکوں۔ جماعت احمدیہ اپنے ماٹو پر حقیقی رنگ میں عمل پیرا ہے۔

ترک خاتون ٹیچر یاسمین صاحبہ جو جرمنی میں رہتی ہیں کہتی ہیں کہ خلیفہ وقت کا خطاب میرے سوالوں کا جواب تھا۔ جلسے کا ماحول مجھے بہت پسند آیا۔ اتنے زیادہ لوگوں کا جمع ہونا اور محبت کی لڑی میں پروئے ہونا ایک غیر معمولی اور حیران کن بات تھی۔ سربیا کے ایک جرنلسٹ کہتے ہیں کہ جلسہ میں آپ کے حسن انتظام نے حیران کر دیا۔ نہ انتظامیہ میں اور نہ ہی چالیس ہزار افراد میں کوئی برائی نظر آئی۔ سربیا کی ایک اور جرنلسٹ خاتون کہتی ہیں کہ میرے دل میں منتظمین اور شاملین کے لیے محبت کے جذبات ہیں۔ خلیفہ کے خواتین کی طرف خطاب نے بہت متاثر کیا۔

ایک جرمن عیسائی کیتھولک ٹی وی کے نمائندے کہتے ہیں کہ خلیفہ کا خطاب متاثر کن تھا۔ خطاب ایسا تھا کہ محض سن لینا کافی نہیں غور و فکر کرنا چاہیے۔ ایک جرمن خاتون جو جلسہ میں احتراماً دوپٹہ اوڑھ کر بیٹھی رہیں کہتی ہیں کہ دوران خطاب میرے دل پر اتنا اثر ہوا کہ میری آنکھیں نم ہو گئیں۔ خلیفہ کی باتیں دل کو چھو لینے والی تھیں۔

جلسہ جرمنی میں میڈیا کوریج اچھی ہوئی۔ چار ٹی وی چینلز کے ذریعہ اکتالیس ملین، گیارہ اخبارات کے ذریعہ پچاس ملین پانچ ریڈیو اسٹیشنز کے ذریعہ چودہ ملین اور آن لائن کے ذریعہ دو ملین لوگوں تک خبر پہنچی۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح ایک سو آٹھ ملین لوگوں تک جلسہ کی کوریج پہنچی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہر حال اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔

لوگوں کے جو چند ایک تاثرات بیان کیے ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ وہ ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے۔ مختلف مساجد کے افتتاح پر بھی لوگوں نے مثبت اظہار کیے کہ اسلام کے بارے میں ہماری رائے بدل گئی ہے۔ شکوہ بھی کیا کہ ہمارے واقف احمدیوں نے ہمیں اسلام کی خوبصورت تعلیم سے پہلے آگاہ نہیں کیا۔ پس ہر احمدی کو بغیر احساس کمتری اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف کروانا چاہیے۔ صرف پمفلٹ تقسیم کرنا مقصد پورا نہیں کرتا۔ لوگوں کو ابھی بھی مذہب کی باتیں سننے میں دلچسپی ہے۔

ہمیں ہر جگہ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ کمزوریوں پر توجہ کرنی چاہیے۔ بہتری کی بہت گنجائش ہے۔ خوب سے خوب تر کی تلاش جاری رہنی چاہیے۔ دعا کر کے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے کام کا آغاز کریں۔ انتظامیہ اور شاملین کو ہمیشہ جلسہ کے مقصد کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور آئندہ سب کو بہتر رنگ میں جلسے کے مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔